سوال

اگر مہر معلوم نہ ہو تو بیوی کو مہر مثل دیا جائیگا

جواب

لحمدللہ.

ں :

ح میں مہر واجب ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے اسے صداق اور اجرت کا نام دیا ہے جیسا کہ اس فرمان باری تعالی ہے :

ء (24).

تحدید کرنا مسنون ہے، اور اگر اس کی تحدید نہ کی گئی ہو تو نکاح صحیح ہے، لیکن بیوی کو اس جیسی عورتوں کے مثل مہر دیا جائیگا جو اس کی صفات میں برابر ہوں لیکن مہر میں اختلاف ہو.

م :

م ہونا ضروری ہے کہ کتنا ہے، اگر وہ مجہول مہر پر متفق ہو جائیں تو یہ صحیح نہیں بلکہ اس صورت میں بیوی کو مہر مثل دیا جائیگا.

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" مہر معلوم ہونے کے علاوہ جائز نہیں امام شافعی کا مسلک یہی ہے " انتہی مختصرا

ی (167/7).

ر معونۃ اولی النھی میں درج ہے :

ہر معلوم ہونا شرط ہے : یعنی اس کا علم ہونا چاہیے کہ کتنا ہے "

ر کہتے ہیں : اور اسی طرح ہر اس کا جس کی مقدار مجہول ہو یا اس کا حصول مجہول ہو تو بغیر کسی اختلاف کے اس کا مہر ہونا صحیح نہیں " انتہی

ی (192/9).

ر شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اگر عورت کو کوئی مجہول چیز مہر دی تو یہ جائز نہیں اور اسے مہر مثل دیا جائیگا " انتہی مختصرا

غ (302/5).

ں میں جو وارد ہے کہ چچا نے مہر متعین کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ بھائی کے بیٹے اور اپنے بیٹے کی شادیوں کے اخراجات جمع کر کے دونوں میں تقسیم کر دیے جائیں جو مجہول مہر بن رہا ہے، کیونکہ پتہ نہیں اس کا بیٹا شادی پر کتنا خرچ کرے گا.

بنا پر اس بیوی کے لیے اس جیسی عورتوں جتنا مہر دینا واجب ہو گا، اس صورت میں کہ اگر تو عقد نکاح اس طرح ہوا ہے جس طرح آپ نے بیان کیا ہے.

نکاح نہیں ہوا، تو مہر کی تحدید اور معلوم ہونا ضروری ہے، اور جو کچھ آپ کے چچا نے طلب کیا اس پر عمل کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ یہ مہر مجہول ہونے پر دلالت کرتا ہے.

واللہ اعلم.